پندرہ روزہ

الہلال

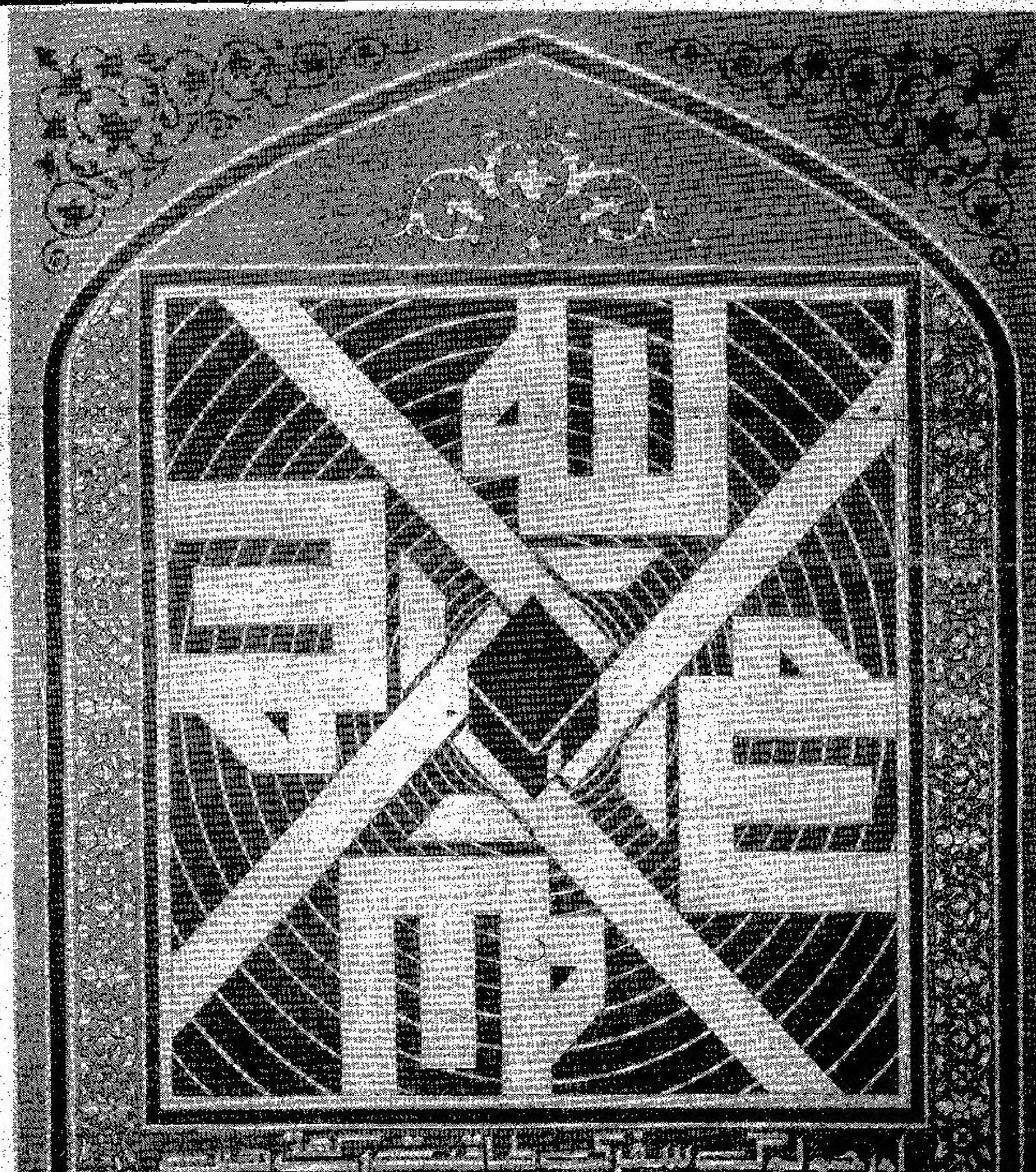
ٹورانٹو - کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

۸ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ
۲۵ اگست ۱۹۸۵ء

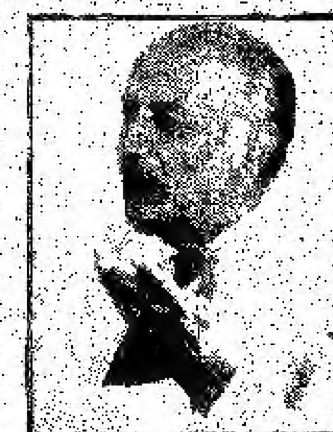
بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۱۱



مارشل لاء کے خاتمہ کا کوئی امکان نہیں ۔ اصغر خان

لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے ۷۵ ہزار کارکن بے روزگار ہو چکے ہیں



اصغر خان

دوسرے محکموں کی طرح نظام زکوٰۃ بھی کرپشن کا شکار ہو گیا ہے ۔ مولانا عباسی

کس نے کہا تھا پاکستان میں اسلام نافذ ہو گا؟ شوکت حیات

اسلام کی تبلیغ پر مقدمہ

۱۲۴ پاکستانی کارکن عرب جیلوں میں بند پڑے ہیں

متحدہ عرب امارات میں نظامی عورتوں سے شادی کی ترغیب

کراچی میں ہیروئن کھلے عام فروخت ہو رہی ہے ۔ نور خان

آفتاب شیرپاؤ گرفتار

صدر ضیاء فوجی حکومت کو طول دے رہے ہیں • ٹکا خان

جونیجو مارشل لاء کے خلاف جہاد شروع کر سکتا ہے۔ مولانا فضل الرحمان

[illegible]

مادر ملت کی وفات کے بعد مسلم لیگ ڈرائنگ روم پارٹی بن گئی

مسلم لیگ کی نہ کوئی بنیاد ہے اور نہ اس کے پیروکار ہیں: ملک محمد اختیار

[illegible]

لندن میں دو ہفتے

[illegible]



A view of the platform with Muhammad Sharif Baqa' speaking at the Seminar on Iqbal

مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کا جشن آزادی منانے والوں پر لاٹھی چارج

مختلف مقامات پر ایک سو سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ کئی سپاہی پتھراؤ سے زخمی

[illegible]

سندھ کے آئین میں ترامیم کے بعد بدترین آمریت مسلط ہو گی: پروفیسر غفور

صدر کی بھاگ دوڑ سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ترامیم منظور کروا لیں گے

[illegible]

سیاچن گلیشیئر پر اب تک ۱۰۰ فوجی ہلاک ہو چکے ہیں

پی آئی اے کے صدر دفتر کی کراچی سے اسلام آباد منتقلی زیر غور ہے • ہرمونٹ

[illegible]

قربانی کے جانوروں کی تعداد کم۔ قیمت زیادہ

[illegible]

حکومت مسلم لیگ کا نہیں مسلم لیگ حکومت کا کنٹرول سنبھال رہی ہے

وزیراعظم کو مارشل لاء اٹھانے کا کوئی اختیار نہیں وہ صرف سفارش کر سکتے ہیں

[illegible]

نسیم حجازی کی ناول نگاری پر مقالہ

[illegible]

جمہوریت کے لئے آزادی صحافت اور سیاسی سرگرمیوں کی آزادی ضروری ہے

[illegible]

یکم جنوری ۸۶ء سے ملک میں مارشل لا نہیں ہوگا: جونیجو



یوم آزادی کے موقع پر مزار قائد پر تقریب کا منظر۔ ایک ہیلی کاپٹر بھی مزار پر پھول برسا رہا ہے

۴۷ء میں اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کو منتقل کرنے سے ملک ٹوٹ گیا

سابقہ دور حکومت میں عوام پر جو ظلم و ستم کیا گیا میں اس کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا

[illegible]

۷۳ء کے آئین کے تحت مارشل لا کے خاتمے کے بعد بھی مارشل لا رہے گا

جسٹس نسیم کے سوالات پر غور کے بعد مناسب فیصلہ کیا جائے گا

شاہنواز بھٹو کی موت پر بی بی نے ... [illegible]

[illegible]

وزراء بیٹے تعلیم یافتہ ہوں، کامرز کھولا جائے

پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر

قومی اسمبلی کے اجلاس کی جھلکیاں

[illegible]

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

پندرہ روزہ

الہلال

مدد کے مستحق

خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنے ذاتی کسب معاش کے لئے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوشحال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو۔ مگر وہ ایسے لوگ نہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔ (البقرہ ۲۷۳)

موت کی تمنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیکوکار ہے تو امید ہے کہ جب تک وہ زندہ رہے گا نیکیوں کے اس ذخیرہ میں اضافہ ہوتا رہے گا اور اگر اس کے اعمال خراب ہیں تو ہو سکتا ہے کہ آئندہ زندگی میں وہ توبہ وغیرہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لے۔ (صحیح بخاری)

سجدہ کا حق

دورِ رسالت کا واقعہ ہے کہ کسی انصاری کا اونٹ بگڑ گیا اور اتنا بگڑ گیا کہ کسی کو بھی اپنے قریب نہیں آنے دیتا تھا۔ اونٹ والوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ اس سلسلے میں آپ ہماری کوئی مدد کر سکتے ہیں؟ حضورؐ نے پوچھا اونٹ اس وقت کہاں ہے۔ اونٹ والوں نے بتایا کہ وہ باغ کے ایک کونے میں کھڑا ہے۔ آپؐ تنہا اونٹ کی طرف تشریف لے جانے لگے تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ وہ اونٹ باؤلا ہو چکا ہے آپ اکیلے اس کے پاس تشریف نہ لے جائیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے کوئی خطرہ نہیں۔ اور آپؐ اکیلے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ جب اونٹ نے شہنشاہِ دو جہاں حضرت محمدؐ کو اپنے قریب دیکھا تو بڑی عاجزی سے آگے بڑھا اور آپؐ کے سامنے سر جھکا دیا اور پہلے سے بھی زیادہ نرم مزاج بن گیا۔ آپؐ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کو کام پر لگا دیا۔ اونٹ کی یہ حالت دیکھ کر ان لوگوں نے آپؐ سے کہا کہ حضور اونٹ جیسا جانور بھی آپ کو سجدہ کرتا ہے۔ ہم انسان ہیں عقل بھی رکھتے ہیں ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ کسی انسان کو جائز نہیں کہ وہ انسان کو سجدہ کرے۔

عثمان غنیؓ کہتے ہیں

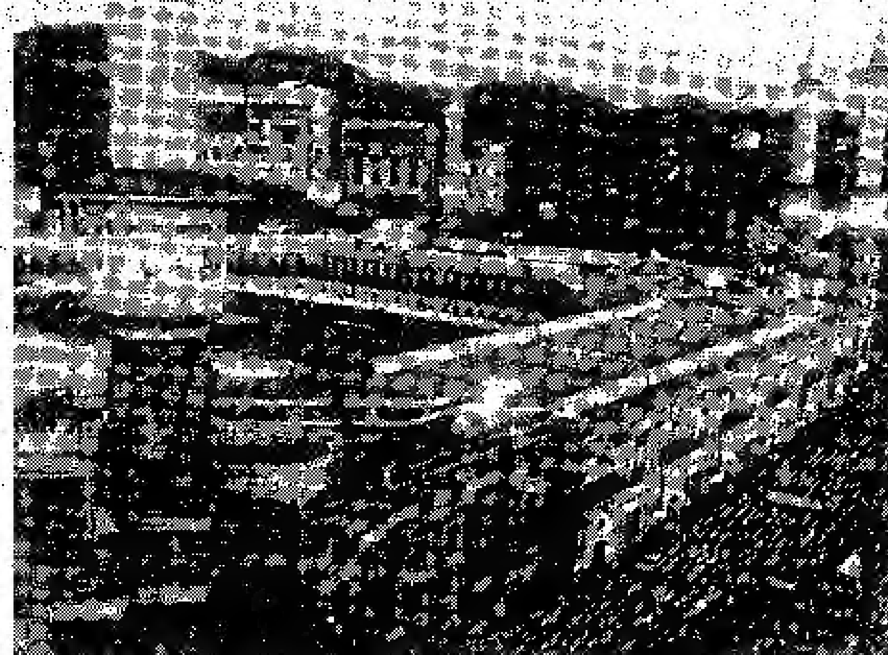
اے فاخرہ لباس کی آرزو کرنے والے کفن کو فراموش کرنے والے ہیں۔ اے عالی شان مکان میں رہنے کی خواہش کرنے والے گوشۂ لحد کو یاد رکھ۔ اے عمدہ غذا کے حریص یہ بات مت بھول کہ تیری لاش کیڑوں کی غذا بنے گی۔

نشانِ منزل

امام ابن تیمیہ کو جب قید و بند کی سزا سنائی گئی تو امام موصوف نے فرمایا:

"میرے دشمنوں نے میرے ساتھ کیا کیا ہے میری جنت تو میرے سینے میں ہے جو مجھ سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی۔ قید میرے لئے خلوت ہے، قتل میرے لئے شہادت ہے، جلاوطنی میرے لئے سیاحت ہے۔ اگر میں قلعہ بھر دولت بھی دیتا تو وہ اس نعمت کے برابر نہ ہو سکتی تھی جو مجھے یہاں میسر ہے۔ اس قید کے سبب جو بہتری مجھے ملی ہے اس کا کوئی بدل نہیں۔ محبوس تو وہ ہے جس کا دل خدا کی یاد سے محبوس ہو جائے۔"

فریضۂ حج تصاویر میں



حرم شریف کا دلنشین نظارہ



صفا و مروا کا روح پرور سفر ↑



میدانِ عرفات کا منظر ↓

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج بیت اللہ

حج کی نیت سے کفن کی طرح دو سفید چادروں کا احرام باندھا۔ احرام کے دو نفل ادا کیے۔ اب تلبیہ کی باری تھی۔ لبیک اللھم لبیک۔ حاضر ہوں میرے خدا میں حاضر ہوں مگر وہ گناہ گار نابکار کی زبان سے یہ الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔ جسم کانپ رہا تھا آنسو رواں تھے مگر زبان گنگ۔ امنڈتے آنسو۔ اللہ اور آگے کچھ منہ سے نکلتا نہ تھا۔ خدائے ذوالجلال کے سامنے سارے گناہ یاد آگئے۔ شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔ حاضری دینے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ حاضر ہوں کیسے کہوں۔ پہلے کھڑا ہوا تھا تا گناہوں کی اس پوٹلی کو شانے سے اتار کر بیٹھ گیا۔ پھر آنکھوں سے بہہ گیا مگر زبان سے لبیک ادا نہیں ہو رہا۔ ہچکی بندھ گئی۔ ضعف طاری ہونا شروع ہو گیا۔ میرے ساتھی حاجی نے حالت بھانپ لی۔ اس نے کندھوں سے مجھے کھینچ کر کان میں کہا "حاجی موقع ہے امت مسلمہ کے لیے دعا مانگو۔" سجدے میں گر گیا۔ اللہ رحیم و کریم کے سامنے جو اس ناچیز کو اپنے گھر کے اتنے قریب لے آیا تھا۔ اس سے گڑگڑا کر دعا مانگی ہے۔ اور اس طرح ستمبر ۱۹۸۷ء میں مجھ سے ارکانِ حج کا آغاز ہوا۔

مکہ مکرمہ پہنچ کر خانۂ کعبہ کے دیدار کے لیے آنکھیں بیتاب تھیں۔ ہجوم کے ساتھ حرم شریف کے اندر داخل ہو گئے۔ سیاہ چھتے میں ملبوس پرشکوہ خانۂ کعبہ پر نظر پڑی تو آنکھیں اشک بار سے چھلک گئیں۔ دیوانہ وار طواف جاری ہوا۔ شاہ و گدا، امیر و غریب، کالے گورے، عورت مرد۔ انڈونیشیا سے آنے والے ہوں یا امریکہ سے سب سفید چادروں میں ملبوس عالمگیر برادری اور مساوات کے مظہر۔ کندھے سے کندھا چھل رہا ہے اور طواف جاری ہے۔

یہیں پر فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلان فرمایا تھا "اے قریش کے لوگو! اللہ نے تمہاری جاہلیت کی نخوت دور کر دی ہے۔ اب حسب و نسب اور خاندانی امتیازات کے لیے کوئی مقام باقی نہیں رہا۔ حسب و نسب کوئی فخر کی بات نہیں۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔"

طواف جاری ہے۔ حجرِ اسود والے کونے سے طواف شروع ہوا تھا۔ مگر حکم ہے کہ جب تک خانۂ خدا کے ساتھ قوس کی شکل کی دیوار کے گرد سے ہوتے ہوئے چکر نہیں لگاتے آپ کا طواف پورا نہیں ہوتا۔ یہ دیوار بی بی ہاجرہ کے گھر کی نشانی ہے۔ اللہ اللہ یہ ہے عورت کا مقام۔ سارہ کی غلام، غالباً سیاہ فام عورت جس کے گھر کے گرد آپ اللہ کے گھر کے ساتھ چکر نہیں لگاتے تو آپ کا طواف پورا نہیں ہوتا۔ جس کے قدموں کے نشانوں پر آپ صفا و مروا کے درمیان سات دفعہ جا کے "سعی" ارکانِ حج پورا کرتے ہیں۔ یہاں بے اختیار امریکہ اور یورپ جیسا عورتوں کے حقوق کے لیے چیختی چلاتی خواتین یاد آگئیں جو نسوانی تشخص اور احترام کی خاطر بے سود مردانہ جنگ لڑ رہی ہیں۔

الوداعی عمرہ کے وقت بے پناہ ہجوم کی بنا پر طواف کے لیے حرم کی تیسری منزل پر جگہ ملی۔ سات چکر پورے ہونے پر تھکن دور کرنے کے لیے بالکنی سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ نیچے انسانیت کا سمندر خانۂ کعبہ کے ارد گرد گھوم رہا تھا۔ کئی دفعہ ان گناہ گار آنکھوں کو محسوس ہوا جیسے مسلمانوں کا ہجوم فضیر ساکن ہے مگر کعبہ گھوم رہا ہے۔ یہیں پر یہ احساس راسخ ہوا کہ امت مسلمہ کے جسم میں خانۂ کعبہ دھڑکتا ہوا دل ہے اور حجرِ اسود PACER کی مانند ہے۔ رگ رگ سے خون کھینچ کر یہاں آتا ہے۔ یہاں سے صاف ہو کر صحت مند اور صالح گرم خون انسان کے جسم کی رگ رگ میں واپس پہنچتا ہے۔ یہی کام جسدِ ملت کے لیے خانۂ کعبہ کرتا ہے۔ ہر سال دنیا کے ہر گوشے سے مسلمانوں کو کھینچ کر بلاتا ہے پھر ان کو گناہوں کی آلائشوں سے پاک کر کے دنیا کے گوشے گوشے میں واپس بھیج دیتا ہے۔ اسلام کی یہ دھڑکن جب تک جاری ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اسلام کو نہیں مٹا سکتی۔

اس قدیم گھر سے عرفات کی طرف کوچ کا حکم ہے۔ کفن پوش سپاہیوں کا جم غفیر میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت کے ارد گرد اللہ تعالیٰ سے معانقہ کرتا ہے۔ وہاں سے تمام دھلے کوچ کا حکم ہے۔ رستے میں ہتھیار اکٹھے کرو۔ اگلے روز شیطان کا مقابلہ کرنا ہے اور اللہ کی راہ میں خون بہانا ہے۔ شیطان سنگسار ہوتے ہیں۔ سنتِ ابراہیمی ادا ہوتی ہے۔ مگر شیطان اب بھی باقی ہیں۔ چھوٹے اور بڑے شیطان بزرگ۔

لطف ادریسی

تازہ بہ تازہ

عارف عبدالمتین کی کتاب "بے مثال"

عبداللہ ملک نے سفرِ سعادت کی روداد لکھی تو اسے ایک کمیونسٹ کا سفر نامہ قرار دیا گیا تھا جس کی ارض مقدس اور حق... چنانچہ اس سفرنامے کو سفرِ عقیدت کے بجائے ایک کمیونسٹ منکرِ خدا کا سفر نامہ سمجھ کر پڑھا گیا۔ عارف عبدالمتین کی ترقی پسندی نے خوب سے خوب تر کی طرف سفر کیا ہے۔ ایک زمانے میں لینن ان کی مثالی شخصیت تھی۔ مرتضیٰ صدیقی نے ان کے داخلی سفر کا سراغ لگایا ہے جس کے جائزے بتدریج رسول اکرمؐ کی ذاتِ والا صفات کی طرف لپک رہے تھے اور اس تلاش کا ثمر ان کی نعتوں کا مجموعۂ کلام "بے مثال" ہے۔ اسلامیات کے استاد کی حیثیت میں انہوں نے الحاد سے ایمان کا راستہ تلاش کیا ہے اور یہ مجموعۂ نعت ظاہر کرتا ہے کہ یہی ان کا توشۂ آخرت ہے۔ "بے مثال" نہایت خوبصورت انداز میں چھپی ہے۔ اس کا فاضلانہ مقدمہ عرش صدیقی نے لکھا ہے اور یہ عارف عبدالمتین کے باطنی مطالعے کا ایک روشن باب ہے۔

ڈاکٹر عندلیب شادانی: ایک مطالعہ

یہ اردو کے ممتاز محقق، شاعر اور ماہرِ تعلیم ڈاکٹر عندلیب شادانی کی شخصیت اور فکر و فن پر پہلی مبسوط کتاب ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے مصنف پروفیسر نظیر صدیقی ہیں جو ڈھاکہ یونیورسٹی میں عندلیب شادانی کے شاگرد رہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر شادانی کا بہت سا غیر مطبوعہ اور غیر مدون کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مکتبۂ اسلوب کراچی نے شائع کی ہے۔

آگ میں پھول

"آگ میں پھول" حمایت علی شاعر کا پہلا شعری مجموعہ تھا جس کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن اس نام سے یعنی "FLOWER IN FLAMES" کے نام سے ان کی ایک مشہور نظم "بنگال سے کوریا تک" کا منظوم انگریزی ترجمہ پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ (بھارت) کے ایک پروفیسر راجندر سنگھ ورما نے کیا تھا جو وہاں سے شائع ہو چکا ہے لیکن اب یہ ترجمہ اردو دوستی کے ساتھ المصنفین کراچی کے اہتمام سے شائع ہو گیا ہے جو عنقریب منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ اسی ادارے نے حمایت علی شاعر کا چوتھا شعری مجموعہ "ہارون کی آواز" حال ہی میں شائع کیا ہے۔

ہائیکو نمبر

راولپنڈی سے بشیر سیفی اور نثار ناسک کے ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ "اردو ادب" کا تازہ شمارہ "ہائیکو نمبر" شائع ہو گیا ہے۔ جاپانی شاعری کی ایک مقبول صنف "ہائیکو" چند سالوں سے اردو میں جس قدر مقبول ہو گئی ہے اس کا اندازہ اس خصوصی اشاعت سے ہو سکتا ہے۔ "اردو ادب" پہلا رسالہ ہے جس نے اس موضوع پر خاص نمبر شائع کیا ہے۔ اس میں ہائیکو کی خصوصیات اور اس کے تعارف پر مضامین کے علاوہ منتخب اردو ہائیکو اور تازہ ہائیکو کے گوشے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ایک گوشہ اردو میں ہائیکو کے اولین شاعر محمد امین کے تذکرہ اور تعارف کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا، ادا جعفری، ڈاکٹر انور سدید، راغب مراد آبادی، سلیم کوثر اور بشیر سیفی جیسے معروف لکھنے والوں کی تحریریں اس میں شامل ہیں۔

خواتین کا صفحہ

- ہمیں اپنے معاشرے سے صرف احترام اور تحفظ درکار ہے۔
- ضرورتِ رشتہ کے اشتہار اور قربانی کے جانوروں کی خرید و فروخت

زبان شریعت سے پیوستہ مریم کے لئے ایک خط کھلا پڑا ہے۔ جس کسی نے یہ خط لکھا ہے اس نے مجھ سے جواب مانگا ہے۔ خاتون کہتی ہیں کہ میں ایک گھریلو شریف خاتون ہوں۔ میرے شوہر متوسط طبقے کے پڑھے لکھے معقول انسان ہیں۔ ہمارا گھر اس طرح طوفان اور آندھیوں کی زد میں آ گیا کہ میرے شوہر نے مجھ سے کہا کہ وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ میں اپنی "فزیک" ٹھیک نہیں رکھتی، گھر میں ماما لگتی ہوں۔ میرا حلیہ ٹھیک نہیں رہتا۔ جب میں گھر سے جاتا ہوں تو مجھے سڑک پر کوئی عورت اتنی بے ڈھنگی نہیں لگتی جتنی کہ تم لگتی ہو۔ میں ایک ہفتہ ہی دو دن روتی رہی۔ آخر کار میں کچھ سوچ کر ایک بیوٹی پارلر گئی۔ وہاں پر کھڑی ہوئی خاتون نے چشمِ زدن میں میرا حلیہ بدل کر رکھ دیا۔ میرے بالوں کی ڈرائی کر کے کاٹ دئیے۔ میری بھویں بنا دی گئیں۔ میرے چہرے پر بھی کچھ جادو کیا گیا۔ وہ وقعتاً گھنٹہ بعد ایک بدلی ہوئی عورت تھی۔ جب دفتر سے گھر آ کر شوہر صاحب نے مجھے دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑے۔ میرا گھر تباہ ہونے سے بچ گیا ورنہ چشمِ بد بیس برس کی محنت میں تمہاری جانی۔ بتائیے کیا آج کی عورت کو اپنی کسی بھی تحفظ میسر ہے۔ میرے مسائل اللہ کی مدد سے حل ہو گئے مجھے بڑا اچھا لگتا ہے لیکن کیا کوئی دوسرا شخص مجھے تحفظ کی ضمانت دے سکتا ہے؟

خط بہت تلخ ہے مگر سچا ہے اور شوہر کی بے جا میں آئینہ دیکھنا ہے... [illegible]

ضرورتِ رشتہ

ریڈی میڈ گارمنٹس کا وسیع بزنس وامانی... میں بیٹا چاہئیے جو امریکہ میں کاروبار میں مدد کرے۔ تعلیم اور مہربانی قید نہیں، شادی اور امریکہ جانے کے سارے اخراجات لڑکی والے برداشت کریں گے۔ ۲۵-۲۶ سالہ گریجویٹ خوبصورت، تعلیم بی اے، مقامی بینک میں ملازم کے لئے اٹھارہ یا بائیس سالہ خوبصورت، خوب سیرت لڑکی کا رشتہ چاہئیے۔ جو ریاستی کاروبار یا بیرونِ ملک سیٹ کر واسکیں۔ لڑکا ۳۳ سالہ لیڈی سی الذہب... کو چھوڑ دیا تعلیم یافتہ، خاندانی ذاتی کاروبار اور مکان، لڑکی تعلیم یافتہ خاندانی، ناک و نقشہ اچھا رنگ صاف ہو۔ صرف وہ والدین تفصیل سے لکھیں جن کی لڑکی شکل و صورت کی اچھی اور تعلیم یافتہ ہو۔ شریف خاندان کا ۳۳ سالہ لڑکا، صوم و صلوٰۃ کا پابند، تعلیم انٹرسائنس، ایسی لڑکی سے شادی کا خواہشمند ہے جو ملک سے باہر سیٹ کرا سکے، معاوضہ اور اخراجات لڑکے کے والدین بھی رجوع کر سکتے ہیں۔ ۲۹ سالہ ایم اے کے لئے اعلیٰ... لیکچرار لڑکی کا فوری رشتہ مطلوب ہے۔ چالیس سالہ اسمارٹ بزنس مین جو دوسری شادی کا خواہشمند ہے دس ہزار ماہانہ، علیحدہ بنگلہ اور ہر طرح سکون کی ضمانت دی جائے گی۔ کنواری، بیوہ، مطلقہ یا کوئی بھی رجوع کریں۔

یہ ضرورتِ رشتہ کے اشتہار پڑھ کر بیت مریم کو خیال آیا کہ عید پر قربانی کے لئے بکرے اور بچھڑے بھی خریدے اور فروخت کیے جاتے ہیں۔ دام اور مارکیٹ ویلیو طے ہوتی ہے۔ اب بچھڑوں کو منڈی میں جا کر بیچنے کی ضرورت نہیں رہی...

ہر ممکن طریقے سے لڑکے یا لڑکی کے دام لگائے جاتے ہیں اور سب کی یہ ہی تحفظ کی کمی کا احساس ہے۔ لڑکی کے لئے اشتہار خوبصورت، کم عمر، امیر، ہنرمند اور کمائی والی ہونی چاہیے ورنہ خوبصورت کم عمر لڑکی کی قیمت امیر شوہر سے قبول ہی جا سکتی ہے۔ لڑکا گرین کارڈ کا حامل یا ہاؤس لون ہو تو برائے فروخت ہے۔ اس سے قبل ہمارا خیال یہ ہوتا تھا کہ

بک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ
لیکن عیارِ طبعِ خریدار دیکھ کر

اب دانشور اور مصلحین سیاست میں لگے ہوئے ہیں۔ خواتین دائیں اور بائیں بازو میں بٹ چکی ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرا ہیں۔ ہر بات پر مذہب کا نام لے کر تکرار کھینچی جا سکتی ہے۔ لیکن معاشرہ کس ڈھنگ پر جا رہا ہے۔ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں عورت کا کیا تصور اور کیا احترام ہے۔ اس کو کیا دریافت کیا جانا چاہیے۔ یہ دو جہ مغرب زدہ خواتین دلوائیں یا مذہب پسند خواتین نے دلوایا۔ مردوں سے چھینا گیا۔ عورت کو پردے کے پیچھے یا پردے کے سامنے جس طرح چاہا بٹھا دیا گیا۔ جہاں دل چاہا مذہب کا نام لے دیا جہاں دل چاہا جدید تہذیب کا سہارا ہم سوچتے ہیں۔ گھروں کے باہر صرف یاد رسوم چل رہی ہے۔

ایک لڑکی کا یہ کہ رشتہ رد کر دیا جاتا ہے کہ وہ ملازمت کر رہی ہے۔ خدا معلوم کس کردار کی ہوگی۔ جب کہ ملازمت پیشہ لڑکی بلا واسطہ طلب ہے۔

ایک لڑکی کا یہ کہ رشتہ طلب کیا جاتا ہے کہ ملازمت پیشہ کو ترجیح دی جائے گی تاکہ شوہر بیوی کی کمائی سے عیش کر سکے۔ یہ کیسا تضاد ہے۔

یہ علاج ابھی تک بھی اس بیماری کی جڑ کو نہیں پہنچا۔

جوابِ آں غزل

کلثوم یاسمین

ص: یاد میں تیری جہاں کو بھولتا جاتا ہوں میں
بھولنے والے کبھی تجھ کو بھی یاد آتا ہوں میں

ج: ہائے وہ دل جس نے چھوٹے کا الم جانا نہ تھا
چاہا! اُن سے کہ دینا وہ اکثر یاد آتے ہیں

○

ص: پھول کھلتے ہیں تو ہم سوچتے ہیں تیرے آنے کے زمانے آئے
پھول کھلتے تو ہمیں تیرا سراپا لگتے

ج: کوئی آج تک نہ بدل سکا یہ اصول گلشن حیات کا
وہی پھول شاخ سے خزاں ہوا جسے اعتماد بہار تھا

○

ص: جانے کس لئے اُمید وار بیٹھا ہوں
ایک ایسی راہ پہ جو تیری رہگزر بھی نہیں

ج: مجھے خبر ہی نہ تھی اور اتفاق سے کل
میں اس طرف سے جو گزرا وہ انتظار میں تھے

○

ص: ہم تیرے آئے ہیں دل آپ پہ قربان کرنے
آپ اس چیز کے بدلے ہمیں کیا دیتے ہیں

ج: ہم غریبوں کے پاس تحفہ کہاں کرتے ہیں
تحفہ دیتے ہیں تو بس جاں کو دعا کرتے ہیں

○

ص: کبھی ہے وفا کی خاطر جتن، فراق کب تک
جو ہمیں تجھ سے ملے تم بھی بھول جاؤ

ج: تم بھی بھول ہی جاؤ تو یہ حق ہے تم کو
میری بات اور ہے میں نے تو محبت کی ہے

عید دسترخوان

قربانی کے مزیدار گوشت سے مزیدار ذائقے کا لطف اٹھائیے



گوشت کے تکے ہوئے پارچے

گوشت کے چوڑے اور پتلے ٹکڑے لے کر ان پر نمک، ادرک لہسن لگا دیں۔ جب گوشت گل جائے تو گھی میں براؤن کریں۔ گرم مصالحہ ڈال کر دم دے دیں۔ اس کے بعد شملہ مرچ، پیاز وغیرہ سے گارنش کر کے سلاد کے ساتھ براؤن کیا ہوا گوشت کھائیں۔ انتہائی لذیذ اور پکا ہوا ہوگا۔

(مرسلہ: درخشندہ یاسمین)

کلیجی پکانے کا طریقہ

اشیاء: کلیجی حسبِ ضرورت، ایک ادرک، لہسن، پیاز، ہرا دھنیا، نمک، سرخ مرچ حسبِ ذائقہ، گھی، تیز پات، ہرا دھنیا حسبِ ضرورت۔

ترکیب: کلیجی پانی سے اچھی طرح دھو لیں۔ اب اس کو پانی میں لہسن کے ساتھ جوش دے کر ابال لیں۔ پیاز کاٹ لیں اور لہسن پیس لیں۔ پیاز کو گھی میں بھون کر سرخ کر لیں اور پسا ہوا لہسن اور نمک مرچ ڈال کر مسالے کی طرح تیار کر لیں۔ اب اس میں کلیجی کے ٹکڑے ڈال کر بھونیں۔ جب بھن جائے تو اس میں تقریباً آدھی پیالی پانی ڈال دیں اور ہلکی آنچ پر پکنے دیں۔ جب گل جائے تو ہرا دھنیا ڈال کر اتار لیں۔

گوشت کے تکے روسٹ ٹکڑے

گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر اس میں پسا ہوا نمک، لہسن ملا کر اسے سرکہ میں ڈبو دیں۔ ایک دو دن کے لئے فریج میں رکھ دیں۔ اس عرصے کے دوران اسے الٹ پلٹ کرتے رہیں۔ ... گوشت کو پارچے کی طرح کاٹ کر سرخ ہونے تک تل لیں۔ اس پر سیاہ مرچ اور نمک چھڑک کر کھائیں۔ نہایت لذیذ اور مزیدار ہوگا۔

(مرسلہ: فرخ فاروقی، شبنم سعادت جامعہ کراچی)

تلی ہوئی چانپ

چانپوں کو ادرک لہسن، نمک لگا کر پانی میں ابال لیں۔ پانی اتنا ڈالیں کہ چانپ گل جائے۔ جب پانی خشک ہو جائے تو تھوڑے گھی میں چانپوں کو تل لیں۔ اوپر سے کالی مرچ چھڑک کر کھائیں۔

کچے گوشت کی بریانی

چاول، گوشت، دہی، ادرک لہسن، گرم مصالحہ، سرخ مرچ، ہری مرچ، ہرا دھنیا، پودینہ، حسبِ ذائقہ... گوشت کو دہی اور نمک لگا کر دو گھنٹے رکھ دیں۔ پھر دیگچی میں تہہ جمائیں... چاول ابال لیں۔ گوشت کے اوپر چاول ڈال دیں... پھر ہلکی آنچ پر دم دیں۔ جب چاول کا پانی خشک ہو جائے اور چاول گل جائیں تو ... پھر بریانی کو دم دیں۔ جب چاول تیار ہو جائیں تو پیالی... آدھ گھنٹے بعد بریانی تیار ہو جائے گی۔

(مرسلہ: فرح فاروقی)

کڑھائی گوشت

گوشت کو ابال لیں۔ گل جانے پر اس میں پیاز، ہری مرچیں، ادرک، ٹماٹر ڈال دیں اور ہلکی آنچ پر پکنے دیں۔ مزیدار کڑھائی گوشت تیار ہے۔

چینی کھانے

فرائیڈ بیف ان آئسٹر ساس

اشیاء: گوشت کے پارچے ۳۰۰ گرام
فریج بین (ثابت چھیلی) ۱۰۰ گرام
ہری پیاز کے ٹکڑوں میں کٹی ہوئی تقریباً آدھا انچ لمبی
گاجر ۱۰۰ گرام (چوکور ٹکڑوں میں کٹی ہوئی)
پیاز (ایک عدد) کاٹ لیں۔

(الف) کھانے کا سوڈا	ایک چٹکی
اجینوموتو	½ چائے کا چمچہ
چینی	½ چائے کا چمچہ
بلیک سویا ساس	ایک چائے کا چمچہ
سیسم آئل	½ چائے کا چمچہ
پانی	۲ کھانے کے چمچے
کارن فلور	ایک کھانے کا چمچہ
(ب) پانی	۵ کھانے کے چمچے
نمک	½ چائے کا چمچہ
اجینوموتو	½ چائے کا چمچہ
آئسٹر ساس	۲ کھانے کے چمچے
سیسم آئل	½ کھانے کا چمچہ
کالی مرچ	ایک چٹکی پسی ہوئی
کارن فلور	½ چائے کا چمچہ

گوشت میں (الف) مکس کر کے آدھا گھنٹہ رکھ دیں۔ ... کھانے کے چمچے تیل گرم کر کے گوشت کو ایک منٹ تل کر نکال لیں۔ ... ایک کھانے کا چمچہ تیل گرم کر کے سبزیاں ... گوشت میں ملا کر اوپر (ب) ڈال کر گاڑھا کر لیں۔

ادب و ثقافت

مقتدرہ کے اِملا سیمینار میں صرف انہیں ادیبوں کو بلایا گیا جن کا اِملا درست نہیں تھا

اپنے قارئین سے ہماری اتنی بے تکلفی تو نہیں ہے کہ انہیں شعر سنانے بیٹھ جائیں کیونکہ ہمارے نزدیک شعر سنانے اور لطیفہ سنانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مگر ہماری مجبوری یہ ہے کہ آج کل کراچی کا موسم ایسا خوشگوار ہے کہ طبیعت شعر و شاعری کی طرف راغب ہو رہی ہے۔ لہٰذا تکلف برطرف، عرض کیا ہے کہ:

تمہاری یاد میں بکھر بکھر جاتا ہوں
خود سے پوچھتا ہوں کیا سبب تمہارے فراق کا

زندگی کی طلب ہے نہ مرنے کا خوف
جانے کیسی بے دلی کے عالم میں آ پہنچے ہیں ہم

ہزار تلخیاں ہیں اپنی ذات کے ساتھ
میں کہاں بھٹک گیا تیری یاد کے ساتھ

قارئین کرام! یہ شعر سن کر آپ یقیناً محظوظ ہوئے ہوں گے اور اس کے ساتھ ہی تھوڑے سے حیران اور پریشان بھی ہوئے ہوں تو کوئی تعجب نہیں۔ محظوظ ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ شعر اسلوب کے اعتبار سے اچھے ہیں، حیرانی و پریشانی کی بہت سی وجوہ ہو سکتی ہیں جن پر ہم بعد میں گفتگو کریں گے۔ پہلے یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ یہ شعر ہماری جولانیٔ طبع کا نتیجہ یعنی ہمارے طبع زاد نہیں ہیں۔ اقبال ہم نے کسی دوسرے کے شعر بھی نہیں کیا کیونکہ اردو کے علاوہ کوئی دوسری زبان اس طرح کی بے تکلفی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کے شعروں کی بنا پر ہمارا خیال ہے کہ مقتدرہ قومی زبان اردو کا نفاذ کرنے کی مہم میں ضرور کامیاب رہے گی کیونکہ شعروں پر ہماری رائے اگر کسی کو بری لگے تو افسوس کہ مقتدرہ کو شعر و شاعری سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اردو املا میں چند اوقاف کے جھگڑوں میں الجھی ہوئی ہے حالانکہ یہ جھگڑے اوقاف سے متعلق رکھتے ہیں۔ پچھلے دنوں مقتدرہ نے املا پر ایک سیمینار کیا تھا جس میں ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری اور علی حیدر ملک جیسے دانشوروں کو بلایا گیا تھا۔ افسوس کہ ہمیں نہیں بلایا گیا اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ہمارا املا درست ہے۔ معلوم نہیں اس سیمینار میں شرکت سے علی حیدر ملک وغیرہ کو کیا فائدہ پہنچا، ہمیں شرکت نہ کرنے سے البتہ یہ فائدہ ہوا کہ ہم املا کی غلطیاں کرنے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گئے۔ اب مقتدرہ کو چاہیے کہ ایک سیمینار خوش خطی پر بھی کروا لے کیونکہ جب سے کمپیوٹر نستعلیق کا رواج ہوا ہے لوگوں نے اس کے حسن سے مرعوب ہو کر اپنا خط بگاڑ لیا ہے۔ خوش خطی والے سیمینار کی صدارت مرزا ادیب صاحب کو کرنی چاہیے کیونکہ مرزا صاحب کا خط ... خط مرزا ... جس کا چیز معلوم ہوتا ہے جسے پڑھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے مرزا صاحب کا ایک ڈرامہ شائع ہوا ہے۔ اس کا مسودہ جب پبلشر صاحب نے کتابت کے لیے دیا تو کاتب صاحب نے فرمایا کہ میں اس مسودے کی کتابت نہیں کر سکتا۔ مرزا ادیب کے رسم الخط سے واقف نہیں ہوں۔ اس پر پبلشر صاحب نے محلے کے ایک لڑکے سے مرزا ادیب کے مسودے کو نقل کرایا اور کاتب کے حوالے کیا۔ نقل نویس نے آٹھ دس جگہ املا کی غلطیاں کی تھیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ نقل نویس بھی مقتدرہ کے املا سیمینار میں بطور مبصر شرکت کر چکے تھے۔

کمپیوٹر نستعلیق کا ذکر آیا ہے تو ایک لطیفہ بھی سن لیجیے۔ پچھلے دنوں کمپیوٹر نستعلیق کے موجد جناب احمد مرزا جمیل نے ایک پریس کانفرنس کی تھی۔ اس کے بعد پوچھا گیا کہ کمپیوٹر نستعلیق کے معاملے میں جمیل مرزا صاحب نے ایک صحافی سے پوچھا، "کیجیے آپ کو کھانا پسند آیا؟" صحافی نے جواب دیا، "بہت مزے کا کھانا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں نوری نستعلیق کھا رہا ہوں۔"

معاف کیجیے ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے!

بات شعروں سے شروع ہوئی تھی اور ہم یہ عرض کر رہے تھے کہ مذکورہ شعر ہماری تصنیف لطیف نہیں ہیں۔ ممکن ہے بعض لوگ انہیں مولانا کوثر نیازی کے رشحات فکر سمجھیں لیکن یہ بھی درست نہیں کیونکہ تیسرے شعر میں تانیث کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ مولانا صاحب اپنی سیاسی وفاداریاں تو بدل سکتے ہیں لیکن صیغہ نہیں بدل سکتے۔

سخن در سخن

قارئین کرام کو زیادہ دیر تک سسپنس میں رکھنا مناسب نہیں، لہٰذا ہم بتائے دیتے ہیں کہ مذکورہ اشعار مشہور گلوکارہ ناہید اختر کے ہیں۔ لاہور کے ایک اخبار میں موصوفہ کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ بچپن سے ہی انہیں شعر گوئی کا شوق تھا لیکن گلوکاری کی مصروفیات کی وجہ سے وہ اپنا شوق پورا نہ کر سکیں۔ گزشتہ تین چار برس سے شعر کہنے کا شوق پھر زور پکڑ گیا تو سوچا کہ جیسے آرہی شعر کہتی ہوں اور اب تک کافی غزلیں کہہ چکی ہوں۔

موصوفہ کا نمونۂ کلام دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں شعر کہنے کی صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ کاش وہ گلوکاری کی مصروفیات کو بہانہ بنا کر شاعری کے شوق کو نہ دباتیں۔ اس قسم کی مصروفیات تو قتیل شفائی اور اقبال صفی پوری کی بھی تھیں لیکن انہوں نے کبھی اپنے شوق کو نہیں دبایا۔ ہمیشہ شاعری کرتے رہے اور نتیجہ یہ ہے کہ آج ان کا شمار بڑے شاعروں میں ہوتا ہے۔

بہرحال یہ امر مسرت کا باعث ہے کہ گزشتہ تین چار برسوں سے ناہید اختر کا شوق شاعری پھر زور پکڑ گیا ہے۔ شاید اسی زور آزمائی کا نتیجہ ہے کہ ان کے شعر عروض کی پٹڑی سے اتر گئے ہیں۔ لیکن یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اچھے شعر کے لیے ضروری نہیں کہ وہ عروض کا پابند ہو۔ جب کسی شعر میں کلام کی ادبیت سی باتیں ہوں تو عروض کو آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ محترمہ کے جو تینوں شعر اوپر درج کیے گئے ہیں، ان میں بے شمار خوبیاں ہیں مثلاً پہلے شعر کو دیکھیے۔ اس میں محترمہ نے اپنے لیے تذکیر کا صیغہ استعمال کیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ حالات کا مردانہ وار مقابلہ کر سکتی ہیں۔ کسی کو یہ مقابلہ کا سبب اگر انہوں نے اپنے آپ سے پوچھا ہو تو کم بہت ہوتا ہے کہ محترمہ والوں سے پوچھتیں۔

ہم اگر صاحب دیوان ہوتے تو اپنا دیوان ان کے نذر کر دیتے، تینوں شعر لے لیتے۔ اب ہم یہ کر سکتے ہیں کہ محسن بھوپالی کے تینوں دیوان محترمہ کے حوالے کر دیں اور محترمہ کے تینوں شعر محسن بھوپالی کو سونپ دیں۔ سودا برا نہیں ہے۔ محسن صاحب فائدے ہی میں رہیں گے کیونکہ محترمہ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ وہ ٹی وی پر خود اپنا کلام گایا کریں گی۔ محسن بھوپالی کے کلام کو جب وہ اپنا کلام سمجھ کر گایا کریں گی تو یہ کلام زبان زد خاص و عام ہو جائے گا۔ ممکن ہے بعض لوگ یہ پوچھیں کہ ناہید اختر کے تین شعر محسن بھوپالی کے کس کام آئیں گے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ تینوں دیوان ناہید اختر کو دینے کے بعد محسن بھوپالی کے پاس بھی تو کچھ رہنا چاہیے۔ اگلے سال سادات امروہہ کے مشاعرے میں انہیں کلام سنانا ہی ہوگا۔ یہ تین شعر وہاں کام آئیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سادات امروہہ کے مشاعرے میں شعروں سے زیادہ شاعر کام آتے ہیں۔

ناہید اختر نے بتایا ہے کہ ان میں شعر گوئی کا شوق احمد فراز اور پروین شاکر کی شاعری کے مطالعے سے پیدا ہوا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ فراز اور پروین کی شاعری کے مطالعے کا کوئی مثبت نتیجہ ظاہر ہوا، ورنہ اب تک تو ہم نے یہی دیکھا تھا کہ ان دونوں کے کلام سے متاثر ہو کر لوگ شاعری ترک کر دیتے تھے۔

ناہید اختر نے یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ انہوں نے کلاسیکی ادب کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ خصوصاً میر تقی میر اور غالب کا کلام کئی بار پڑھا ہے۔ موصوفہ کے اس بیان کی تصدیق ان کے مندرجہ بالا اشعار سے بھی ہوتی ہے۔ میر اور غالب کے ہاں محبوب کی بے وفائی اور زندگی سے بیزاری کے مضامین کثرت سے ملتے ہیں۔ ناہید اختر نے بھی ان مضامین کو اس خوبصورتی سے پیش کیا ہے کہ پڑھنے والے با آسانی زندگی سے بیزار ہو سکتے ہیں۔

ناہید اختر نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ کسی بڑے شاعر سے اصلاح لینے کا پروگرام بنا رہی ہیں۔ ہماری ناقص رائے میں گلشن ناہید کی طرح ناہید اختر کا کلام بھی اصلاح سے بالا ہے۔ جب اصلاح کی گنجائش ہی نہیں تو کوئی اصلاح کیا کرے گا! دیکھیے آج کل زمانہ بہت خراب ہے۔ ہم نے کئی ایسے استاد دیکھے ہیں جو اصلاح کے بہانے شاگردوں کا کلام ہتھیا لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں استاد اختر انصاری اکبر آبادی کا ایک واقعہ ان کے شاگرد سلطان جمیل نسیم نے سنایا ہے۔ سلطان جمیل اب تو افسانے لکھتے ہیں لیکن کسی زمانے میں شعر بھی کہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنی ایک غزل استاد کو اصلاح کے لیے دی۔ کچھ دنوں بعد شاگرد نے غزل واپس مانگی تو استاد نے کہا، "میاں طبیعت پر زور دے کر شعر کہا کرو۔ تمہاری غزل تو بڑی بے مزا تھی۔ اصلاح کی گنجائش بالکل نہیں تھی اس لیے میں نے پھاڑ کر پھینک دی۔"

کچھ عرصہ بعد یہی غزل استاد نے اپنے رسالے میں اپنے نام سے شائع کر دی۔ شاگرد نے شکوہ کیا "استاد! آپ نے تو کہا تھا کہ غزل پھاڑ کر پھینک دی تھی، پھر یہ رسالے میں آپ کے نام سے کیسے چھپ گئی؟" استاد نے فرمایا "میاں غلطی ہو گئی۔ جب میں تمہاری غزل پڑھ رہا تھا اور میری غزل بھی سامنے تھی، اپنی غزل میں نے پھاڑ کر پھینک دی، تمہاری غزل کاتب کے حوالے کر دی۔ آئندہ اصلاح کے لیے مجھے تم دو غزلیں دینا تاکہ ایک پھاڑ کر پھینک دوں تو دوسری اصلاح کے بعد تمہیں واپس کر دوں۔"

●●●



غزل

اب ملاقات جو سر راہ ہے چھیں کیسے ساری بات ملی
بجھ اسم کا تم نے درد کیا جب ہم کو شیشل رات ملی

کیا دھوپ بکھری تو چھپتوں کی بے درد جوانی کچھ بھی چھینی
تم آنچل کی کلیوں سی کیا ہم تھیں سوغات ملی

دل جگر جانے کے چاہت کے دیپ ٹھکرا رہے سہاگن کا
نا کچا رنگ تھا آنچل کا جا رہتے میں بجلیات ملی

ملتا تو اپنے آپ سے بھی اس جگری میں آسان نہ تھا
تم کون سے رنگ جا پہنچیں مل جائیں گی تمہیں گھات ملی

پھر بستی تنہائی ہے شہر نجات ذات کہیں
کس درد نے تم کو دکھلایا کس زخم نے کس کے ہات ملی

تم آئینوں کو دان کرو، کبھی دیپ نیا کبھی روپ نیا
وہ سب آنکھوں میں ایک سی تھی ہو تصویر حالات ملی

حیران ہو کہ یہ کاسہ کشکول جو ان کے ہاتھ میں تھے
وہ وہیں والا جانے ہے یہاں کس کو کیا اوقات ملی

ادا جعفری

غزل

مامون ایمن
نیوارک (امریکہ)

اہتمام رنگ و بو ہوتا رہا
دل محبت میں لہو ہوتا رہا
جاں بجز ہستاز میں اٹکی رہی
دل بنا کر قبلہ رو ہوتا رہا
لگا ہے موت آئی ہے میرے سامنے
اور کبھی تو روبرو ہوتا رہا
ہر طرف کھلتے رہے دل کے گلاب
ظلم کا شہرہ چار سو ہوتا رہا
میں جسے سمجھا رہا دل کا حلیف
وہ حریف آرزو ہوتا رہا
داستاں کس کی فضا پر چھا گئی
کس کا چرچا کو بکو ہوتا رہا
ایک جانب ہو گئی الجھن تمام
دوسری جانب وضو ہوتا رہا

جونیئر ورلڈکپ ہاکی میں پاکستان نے کینیڈا کو ۳-۰ سے ہرا دیا

ایاز محمود، فرحت حسین اور زاہد شریف نے ایک ایک گول کیا۔ ہالینڈ نے بھارت کو صفر کے مقابلے میں ... سے ہرا دیا

[illegible]

پاکستانی پروموٹر کو لتا منگیشکر کا سٹیج شو منعقد کرنے کی اجازت

[illegible]

شفیع محمد، بہترین اداکار ...
بہترین ... کا [illegible] قرار دیئے گئے

[illegible]

یہ بھارت ہے
جہیز کے ... خواتین کا قتل

[illegible]

فلک میں محکمہ زکوٰۃ قائم کرنے پر غور

[illegible]

بنگالی لڑکیوں کا دلال گرفتار

[illegible]

پہلا پاک بھارتی کرکٹ ٹیم کے کپتان ہوں گے

[illegible]

قابل اعتراض مواد پر رو کتابیں ضبط

[illegible]

MUNICIPAL ENUMERATION

بلدیاتی اعداد و شمار

ستمبر ۱۹۸۵ء سے بلدیاتی اعداد و شمار شروع ہو رہے ہیں۔ جس کے لیے ایک نمائندہ اپنے شناختی کارڈ کے ساتھ آپ کے گھر چند منٹ کے لیے آئے گا تاکہ حسب ذیل امور کا تعین کر سکے۔

- اس سال نومبر کو ہونے والے میونسپل اور اسکول بورڈ انتخابات میں آپ ووٹ دینے کے اہل ہیں یا نہیں؟
- پبلک اسکول اور SEPARATE اسکولوں کے درمیان تعلیم اور جائیداد کے ٹیکسوں کا تعین۔
- مقامی حکومتوں کو صوبائی گرانٹ کی تقسیم تاکہ ٹیکس کے بل میں کمی ہو سکے۔
- جیوری کی فہرست کی تیاری اور
- آبادی کے متعلق ایسی معلومات جو دوسرے میونسپل پروگراموں کے لیے کارآمد ہیں۔

نمائندے کے لیے جن معلومات کا حاصل کرنا ضروری ہوگا وہ ہیں نام، عمر، گھر کا ذاتی یا کرایہ کا ہونا، گھر میں رہنے والوں کی تعداد اور یہ کہ آپ کون سے اسکول سسٹم کے حق میں ہیں؟

جب اعداد و شمار کا نمائندہ آپ کے گھر آئے تو یہ ضرور دیکھ لیجیے کہ شماریاتی نوٹس پر جو معلومات درج ہیں وہ درست ہیں یا نہیں؟ اگر درست نہیں تو ان میں ترمیم کرا لیجیے۔

اگر آپ گھر پر نہ ہوئے تو آپ کے لیے ایک نوٹس چھوڑ دی جائے گی۔ اگر ضرورت ہو تو اسکی تصحیح اور ترمیم کیجیے جو اس کے ساتھ موجود جوابی اسٹامپ شدہ لفافے میں رکھ کر جلد سے جلد بھیج دیجیے۔ مزید معلومات کے لیے اعداد و شمار کے مقامی دفتر سے رابطہ قائم کیجیے۔

Ministry of Revenue
Ontario

Translated by this publication from text provided by the Ministry of Revenue.

رنگوں میں ایسی رنگت

تحریر: آسیہ بنت عبداللہ صدیقی کراچی



انباری کھلنے کی آواز آئی تو اُس نے کھڑکی سے دیکھا وہ اپنا سونے کا ہار لے کر واپس پلٹ رہی تھی

لاہور میں ایم آر ڈی کے جلسہ میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی نعرے بازی کبھی تنہا تقریر نہ کر سکے

اقتدار بھٹو خاندان کی میراث نہیں یہ ہمارا آخری جلسہ ہو سکتا ہے پیپلز پارٹی کو تحریک استقلال کے نائب صدر ملک حامد سرفراز کا جواب

راولپنڈی میں رات کو دروازوں پر پراسرار لوگوں کی دستک

دس افراد کے قتل کی وجہ ذاتی دشمنی، عداوت یا ڈکیتی نہیں

کامیابی کے لئے ایم آر ڈی کا اتحاد ضروری ہے: نوابزادہ نصر اللہ

وزیراعظم جونیجو کی تقریر کے دوران

نعرے لگانے پر دو طالب علم گرفتار

بھارت کا میراج طیارہ ایف ۱۶ سے زیادہ تیز رفتار

صابر سلطان کے جابر سلطان!

جیتی جاگتی زندگی —— حمیدہ کے قلم سے

بہت کچھ دوسروں کیلئے

میری شادی کو تین سال کا عرصہ گزرا ہے اور میں ابھی تک اپنے شوہر کے رویے کو نہیں سمجھ سکی۔ میرے شوہر کے تمام گھر والے یہیں رہتے ہیں جبکہ میرا اپنا کوئی نہیں ہے۔ میری شادی پاکستان میں ہوئی تھی میرے تایا زاد ہیں۔

میرے میاں اپنے بہن بھائیوں، بھتیجے، بھانجوں کا ضرورت سے زیادہ خیال کرتے ہیں مثلاً اگر ان میں سے کسی کی طبیعت خراب ہو تو وہ دن میں دو دو چکر لگا لیں گے۔ کسی کی سالگرہ نہیں بھولتے۔ ہر ایک کو ہر موقع پر تحفے دیں گے لیکن انہوں نے مجھے کبھی کوئی تحفہ نہیں دیا۔ میری سالگرہ انہیں یاد تک نہیں رہتی۔ اپنی شادی کی پہلی سالگرہ پر بھی وہ ملک سے باہر تھے۔ مجھے سب سے زیادہ تکلیف اس بات پر ہوتی ہے کہ جب یہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو جیسے میرا وجود ہی نہیں ہوتا۔ اس وقت ان کے رویے میں عجب طرح کی لاتعلقی اور بیگانگی ہوتی ہے حالانکہ عام طور پر میرے ساتھ تو ٹھیک طرح بات کرتے ہیں کبھی کبھار تو میں خود کو اس قدر تنہا محسوس کرتی ہوں کہ رونے لگتی ہوں۔

ح۔ ر۔ دلش

ظاہر ہے اجنبی دیس، اجنبی لوگ۔ پھر جس کی اپنائیت کا سہارا لینا چاہتی ہیں وہی آنکھیں چرا لے۔ دراصل آپ کے شوہر اپنے تئیں یہ پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کے گھر والے یہ الزام نہ دیں کہ بیوی آتے ہی بس اسی کا ہو کر رہ گیا ہے۔ اب اسے بہن بھائی کوئی نہیں۔ اور یہ ہر سالگرہ، ہر تقریب پر بھرپور شرکت سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں ہم سے بالکل نہیں بدلا۔ انہیں یہ نہیں معلوم کہ وہ اپنے گھر کی خوشیاں اٹھا کر دوسروں کو دے آتے ہیں۔

تھوڑی سی ہمت کریں۔ صبر اور تحمل بھی۔ مثلاً کسی تہوار پر آپ کو کچھ نہیں دیتے تو آپ انہیں تحفہ دے دیں۔ ان کی سالگرہ یاد رکھیں۔ کسی نے جس کو احساس دلانے کا یہی طریقہ ہے۔ آپ کے سسرال والے آپ کے ددھیال بھی ہیں۔ کیا یہ اچھا نہ ہو گا کہ آپ ان سے الگ تھلگ رہنے کے بجائے خود بھی ان کے دکھ سکھ میں شریک ہو جایا کریں۔ اس کے علاوہ آپ اپنے لئے دوست تلاش کر لیں تاکہ کبھی جی گھبرائے تو اس سے فون پر بات ہی کر لیں۔ بہت سے ہم وطن، ہم زبان گھرانے یہاں بستے ہیں۔

زبردستی

پانچ سال کی پریشان کن بلکہ تکلیف دہ ازدواجی زندگی کے بعد میں نے اپنے میاں سے علیحدگی اختیار کر لی اور میں خود مختار زندگی گزارنے لگی شروع شروع میں زندگی کو پھر سے ترتیب دینے میں کچھ تکلیف ہوئی مگر میں نے جلد ہی زندگی کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا۔

میں نے خود کو تنہائی کے خول سے نکالا، ادھر ادھر گھومی پھری، دوستوں سے ملی اور مجھے یہ سب کچھ بہت اچھا لگا۔ کچھ عرصہ قبل میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی وہ معقول اور پر خلوص لگا۔ ہم دوست بن گئے مگر وہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے۔

میں نے ایک دم کوئی فیصلہ نہیں کیا لیکن جب اس پر غور کیا تو محسوس ہوا کہ میں ایک بار پھر کسی چکر میں نہیں پڑنا چاہتی۔ میں اگر اسے کہتی ہوں کہ کیا ہم صرف دوست نہیں رہ سکتے تو وہ آگے سے خفا ہو جاتا ہے۔

پ۔ ن۔ بیگم

ایک ناخوشگوار تجربے کے بعد خود کو کسی نئی آزمائش میں ڈالنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ البتہ اگر کوئی ایسا اچھا ساتھی مل جائے جس کا سہارا لیکر اٹھنا ممکن ہو تو بتدریج مفاہمت پیدا ہو سکتی ہے۔

لیکن یہ صاحب جنہوں نے پہلے پہل ہمدردی کی ہو گی پھر آپ کی بات سنی، اظہار ہمدردی کیا۔ آپ کے آنسو پونچھے۔ آپ کو یہ سب اچھا لگا۔ وہ دو قدم بڑھے اور آپ کو اپنے قبضہ میں لینا چاہا۔ آپ اس کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ تھیں۔

آپ سے شادی کرنے کی پیشکش بری بات نہیں ہے بلکہ قابل اعتراض بات یہ ہے کہ وہ خود کو اور اپنی مرضی کو زبردستی آپ پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں قطع تعلق ہی بہتر ہے۔

آپ نہ چاہتے ہوئے ان کا فلسفہ کیوں سنتیں۔ یہی کہتے ہوں گے کہ اکیلی عورت پہاڑ کی سی زندگی کیسے گزارے گی وغیرہ۔ ان سے کہئے کہ یہ باتیں فرسودہ ہیں۔ کوئی اور بات کریں۔

شوہر شکی مزاج ہیں

میرے شوہر نے دن رات مجھ پر شک کر کے مجھے زندگی سے بیزار کر دیا میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے والدہ تنہا ہیں ایک بہن شادی کر کے باہر ہے بھائی کوئی نہیں ظاہر ہے کہ والدہ کو اپنے پاس ہی رکھنا تھا لیکن شوہر صاحب کے رویہ کے سبب مجبور ہو کر حالات میرے ساتھ مفاہمت نہ کر سکے ہیں میں نے والدہ کو ایک عزیزہ کے یہاں رکھ دیا۔ میں ہر وقت والدہ کے پاس نہیں جا سکتی لیکن ان کی خیر خبر رکھتی ہوں۔ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہوں ورنہ ملازمت کر لیتی لیکن شوہر سے چوری سلائی کڑھائی سے دوسروں کی معرفت تھوڑا بہت کما لیتی ہوں اور یہ پیسے والدہ کی کفالت کے لئے دے دیتی ہوں کیونکہ شوہر صاحب انہیں تو درکنار مجھے بھی خرچ کے ایک ایک پیسے کا تنگ کرتے ہیں اور اب ایک مسئلہ یہ ہے کہ شوہر نے مارنا پیٹنا شروع کر دیا ہے اتنا کہ اب برداشت جواب دے رہی ہے ایک ہی بچہ ہے اس کے بعد کچھ ایسے مسائل ہو گئے کہ اب اولاد نہیں ہو سکتی۔

شوہر صاحب کو لیں یہ شک ہے کہ میں اچھے کردار کی نہیں ہوں اور عزیزوں میں ماضی میں میرا تعلق کسی سے رہ چکا ہے برابر گالیاں دیتے ہیں ذلیل کرتے ہیں مگر میں کسی مرد کو آنکھ کی اجازت نہیں۔

(فریدہ)

آپ کے شوہر ذہنی مریض ہیں اور یقیناً انہیں نفسیاتی علاج کی ضرورت ہے

مناسب ہے کہ انہیں کسی اچھے ماہر نفسیات کو دکھائیں کیونکہ واقعی یہ ذہنی کیفیت بڑھ گئی تو اور مصیبت ہو گی۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ آپ علیحدگی اختیار کر لیں اگر ایسا ہو سکے تو بہت اچھا ہے۔ کوئی اچھی محفوظ پناہ گاہ تلاش کر لیں جہاں آپ کا شوہر نہ پہنچ سکے ورنہ پھر آپ کی اور بچے کی جان کو خطرہ ہے اور والدہ کا بھی کہیں اور بندوبست کریں جہاں کا پتہ آپ کے شوہر کو نہ ہو اس طرح آپ محفوظ رہ سکتی ہیں یا پھر عدالت سے امان طلب کر لیں۔

اسلام کے بارے میں صدر کے بیان سے قوم میں مایوسی پھیلے گی: لیاقت بلوچ

ملک میں اعلیٰ عہدوں پر ۷۵ قادیانی فائز ہیں: محبوب الحق

پی آئی اے کا مسافروں کو نقصان پہنچایا جانا ہے

ملک کی تاریخ کا سستا ترین ٹورنامنٹ

ذرا سی بات

ابوظفر زین

بزرگی "بہ عقل" است

دو حقیقی بھائی تھے۔ بڑے کا نام الف اور چھوٹے کا نام جیم سمجھ لیجئے جی۔ دونوں بیس پچیس سال کے نوجوان۔ کنوارے۔ خوب صورت خوب سیرت۔ دونوں ماشاء اللہ قاری، حافظ، عالم۔ کراچی شہر کی دو مسجدوں کی امامت سنبھال رکھی تھی۔ ایک دن مل بیٹھے تو اپنی تنگدستی کا رونا رونے لگے۔ تبادلۂ خیالات سے دو باتیں طے ہوئیں۔ (۱) قسمت میں عقل کا بڑا عمل دخل ہے۔ (۲) شہر بدل دیجئے سے خدا کرے رزق کا دروازہ کھل جائے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا ایک خاص قصبہ میں جاکر قسمت آزمائی بلکہ عقل آزمائی کی جائے گی۔ یہ بھی طے ہوا کہ اگرچہ قصبہ ایک ہی ہے لیکن دونوں بھائی اپنے طور پر آزاد الگ الگ کوشش کریں گے اور کسی کو نہیں بتائیں گے کہ وہ دونوں بھائی بھائی ہیں۔

بڑے بھائی الف نے فوراً ایک مسجد کی امامت حاصل کرلی۔ حجرہ میں رہنے کا انتظام ہوگیا۔ فجر اور ظہر کے درمیان ایک دکان میں نوکری کرلی۔ ظہر اور عصر کے درمیان بچوں کو کلام مجید پڑھانے لگا۔ کسی نہ کسی طرح گزر بسر ہونے لگی۔ کبھی کبھی چھوٹے بھائی کو دس بیس روپے دے دیتا۔

چھوٹے بھائی نے ایک دیہاتی احمق کی شکل بناکر کسی دوسری مسجد میں ڈیرا ڈال دیا۔

Fortnightly
al-hilal
50¢ Vol.14 No.11 August 25, 1985
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Ont. Canada M2H 2P6

ملک کے متعدد شہروں میں نفاذ شریعت اسلامی کے لئے مظاہرے

کراچی، لاہور، حیدرآباد، فیصل آباد اور دوسرے شہروں میں نماز جمعہ کے بعد تحریک اسلامی کے کارکنوں نے پرامن مظاہرے کئے

کراچی میں سب سے بڑا مظاہرہ نیوٹاؤن مسجد کے باہر ہوا



بھارتی شہر احمد آباد کی پولیس بھی فسادات کا شکار مسلمانوں کی پٹائی میں ...



ضیاء الحق کی کراچی سے روانگی کے موقع پر تحریک اسلامی کے کارکن نفاذ شریعت کے لئے شاہراہ فیصل پر پرامن مظاہرہ کر رہے ہیں

مسلم کش فسادات کی آگ گجرات سے یوپی کی طرف بڑھ رہی ہے

انتہا پسند لیڈروں کے خفیہ اجلاس میں مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کا مشورہ

بھارتی میجر نے سیاچن گلیشیر پر قبضہ کرلیا

مارشل لاء کے خاتمے کا کوئی امکان نہیں: اصغر خان

حکومت چادر اور چار دیواری کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔ یوم آزادی پر جلسے سے خطاب

پاراچنار میں یوم آزادی کے موقع پر بم کے دھماکے، ۴۴ افراد جاں بحق

صوبائی گورنروں اور کور کمانڈروں کے اجلاس میں مارشل لاء کے خاتمے کا شیڈول تیار ہوگا

پیپلز پارٹی میں شامل بعض افراد مارشل لاء کے آلۂ کار ہیں: حامد سرفراز

ارکان اسمبلی آئینی ترامیم منظور نہ کریں
— نصراللہ خان

Managing Editor: M Lateef Owaisi